السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کویت سے امین الدین قاضی لکھتے ہیں ماہ جولائی کا شمارہ دیکھ کر ذہن میں ایک سوال آیا سوپوچھ لینا چاہتا ہوں کہ ''صراط مستقیم'' کے آخری صفحے میں ایک غیر مسلم کا جو اشتہار شائع ہوا ہے کیا یہ جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں کاروبار یا لین دین کے بارے میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کہ آپ کسی غیر مسلم سے کوئی معاملہ سرے سے کر ہی نہیں سکتے بلکہ کتاب وسنت میں اصل اصول یہ کہ کسی حرام کاروبار میں کسی قسم کی شرکت یا معاونت جائز نہیں اور حرام کاروبار چاہے مسلمان کرے چاہے غیر مسلمان وہ بہر حال حرام ہوگا۔

صراط مستقیم ''میں جو اشتہار شائع ہوا وہ ایک غیر مسلم کے کاروبار یا تجارت کے بارے میں ہے اور اس کاروبار میں بظاہر کوئی چیز حرام نہیں تھی۔ ہاں اس اشتہار میں اگر حرام کام کی تشہیر ہو یا حرام چیزیں خریدنے یا بیچنے کی'' ترغیب ہو وہ بہر حال ناجائز ہے لیکن کسی غیر مسلم ہونے کی وجہ سے کوئی چیز حرام نہیں ہوجاتی۔ رسول اکرم ﷺ خود یہودیوں سے لین دین کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ کے غیر مسلموں کے ساتھ کاروباری معاملات تھے۔

بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں

(اشترى رسول الله ﷺ من يهودي طعاما ورهنه درعه۔ " (فتح الباري ج ۵ كتاب المسلم باب الرهن ص ۱۸۸ رقم الحديث ۲۲۵۲"

''کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی درعہ گروی رکھ کر ایک یہودی سے کھانے کی چیزیں خریدی تھیں۔ ''

اس سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ جائز اور حلال کاموں میں غیر مسلموں سے لین دین اور معاملہ کرنے میں کوئی شرعی پابندی نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ صراط مستقیم]

ص547

محدث فتویٰ